بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی ریاست کے خلاف حزب اسلامی کی کھلی جارحیت

امارات اسلامی کے سربراہ اور امیر جماعۃ الدعوۃ الشیخ جمیل الرحمان کی شہادت

گذشتہ ماہ اگست ۹۱ء میں دو ایسے واقعات رونما ہوئے جس سے قلب و جگر پاش پاش ہوگئے اور ایسی کربناک داستان رقم ہوئی جس پر مدتوں آنسو بہائے جاتے رہیں گے افغانستان کے دامن میں جنم لینے والی خالص اسلامی ریاست کے خلاف "حزب اسلامی" "حکمت یار گروپ" کی کھلی جارحیت اور امیر جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ اور امارات اسلامی کے سربراہ جناب محترم مولانا جمیل الرحمن کی شہادت۔ یہ دونوں واقعات ایسے ہیں کہ جس نے اہل فکر و دانش کے علاوہ عامۃ الناس کو بھی بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔

امارت اسلامی الشیخ جمیل الرحمن اور ان کے رفقاء کی ناقابل فراموش خدمات اور بے مثال قربانیوں کے نتیجہ میں قائم ہوئی تھی۔ افغانستان کے صوبہ کنٹر میں یہ حکومت خالص کتاب و سنت کے نظام پر مبنی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ عزوجل کے احکام کی تنفیذ کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ صوبہ کنٹر میں تمام صوبوں کی نسبت زیادہ امن و سکون تھا۔ یہاں کی رعایا بے حد مطمئن اور خوشحال تھی۔ معذور افراد کے علاوہ بیوگان اور یتیموں کیلئے باقاعدہ وظائف مقرر تھے۔ ہر کس و ناکس یہاں کے نظام عدل سے خوش تھا۔ عدل انصاف پر مبنی اسلامی نظام میں ہر شخص سکون سے زندگی بسر کر رہا تھا۔ نظام صلوۃ وزکاۃ کا مثالی نفاذ تھا۔ اس سلسلہ میں الشیخ جمیل

الرحمن کی مساعی قابل ستائش ہیں۔

صوبہ کنٹر کو الشیخ جمیل الرحمن نے روسی تسلط سے آزاد کرایا۔ اور وہ اپنے نصب العین کے مطابق اس صوبے میں فوراً شریعت کا نفاذ چاہتے تھے۔ لیکن حزب اسلامی سمیت دیگر جماعتوں کے اصرار پر انہوں نے پہلے عام آزادانہ انتخابات منعقد کرائے جس میں انہیں ۶۰٪ فیصد ووٹ حاصل ہوئے۔ جس کے بعد انہیں حکومت قائم کرنے کا حق حاصل ہو گیا آپ نے کتاب و سنت پر مبنی ایک مثالی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ جب یہ کام نہایت خوش اسلوبی سے چل نکلا اور کسی قسم کی دشواری نہ ہوئی اور آپ نے پورے صوبہ سے شرک و بدعت کے اڈے ختم کئے اور صوبہ کو منشیات کی لعنت سے پاک کیا۔ اور اس بات کا شہرہ ہوا تو حزب اسلامی سمیت دیگر جماعتوں کیلئے یہ بات باعث تشویش ہوئی۔ کہ مبادا افغان عوام الشیخ جمیل الرحمان کی حکومت سے متاثر ہو کر ہم سے دور نہ چلے جائیں۔ اور جن صوبوں پر اب تک قبضہ ہو چکا ہے اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ نہ کر دیں۔ کیونکہ اگر الشیخ جمیل الرحمان لیکلیے امارت اسلامی قائم کر سکتے ہیں تو دوسری تمام جماعتیں کیوں نہیں؟ اس سوچ کے بعد حزب اسلامی اور دیگر جماعتوں نے جماعتہ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ اور الشیخ جمیل الرحمن اور ان کے رفقاء کو بدنام کرنے کے تمام ہتھکنڈے آزمائے اس زہریلے پروپگنڈے میں حزب اسلامی پیش پیش تھی۔ ان کا روزنامہ "شہادت" بزبان پشتو نہایت گھٹیا مضامین اور خبریں شائع کرتا رہا۔ جس میں الشیخ جمیل الرحمان اور ان کے رفقاء کو "وھابی" قرار دیا اور یہ تاثر دیا گیا کہ یہ اسلام کے خلاف ایک نیا فتنہ

ہے۔ یہ لوگ روسیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہیں ان کے خلاف جہاد افضل ہے اور سرحدی قبائل کو بھی اس بات پر اکسایا کہ وہ ان لوگوں کے خلاف میدان عمل میں آئیں۔ لہذا ایک اجلاس کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا کہ کنٹر کو جانے والے تمام راستے ان کے لئے بند کر دیئے جائیں۔ خورد و نوش کی اشیاء کی علاوہ سامان حرب لی جانے کی سختی سے ممانعت کر دی جائے۔ ان کے خلاف یہ پروپیگنڈہ بھی کیا گیا۔ کہ یہ ایک غیر مانوس دین پھیلا رہے ہیں۔ آخرکار حزب اسلامی کی قیادت میں دیگر جماعتوں نے مل کر اس نوخیز اسلامی ریاست پر حملہ کیا۔

انہوں نے نہ صرف صوبے کنٹر پر قبضہ کیا بلکہ مسلمانوں کا قتل عام کیا اور مال اسباب کو لوٹ لیا گیا۔ اور جو مجاہدین صوبہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے علاقے کا رخ کرتے ان سے تفتیش کی جاتی کہ آیا وہ "وھابی" اہلحدیث ہیں اور پھر چن چن کر ان کا قتل عام کیا گیا اور سب سے کربناک اور افسوناک بات یہ ہے کہ اسلامی ریاست کے سربراہ اور جماعتہ الدعوۃ کے امیر الشیخ جمیل الرحمان کو نہایت مکاری اور بزدلی سے شہید کر دیا گیا۔

ان تمام واقعات کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اور خاص کر حزب اسلامی اور حکمت یار کی اس کھلی جاذحیت پر ہم سخت احتجاج کرتے ہیں اور انہیں ان تمام واقعات اور حادثات کا مجرم قرار دیتے ہیں اور حکومت وقت سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ حزب اسلامی کے قائدین کو شامل تفتیش کرے۔ اور مجرمین کو قرار واقعی سزا دے۔

جہاد افغانستان کا افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں جتنی جماعتیں شامل

ہیں ان کے سامنے اب کوئی واضح مقصد نہیں رہا ہے یہی وجہ ہے کہ حزب اسلامی سمیت دیگر جماعتوں نے جن علاقوں پر قبضہ جمایا ہے اس میں کوئی نظم و نسق نہیں اور نہ ہی اس میں اسلامی حکومت قائم کی۔ لیکن یہ بات کہے بغیر ہم نہیں رہ سکتے۔ کہ الشیخ جمیل الرحمان اور ان کی جماعت کے سامنے شروع سے مقاصد متعین تھے کہ جب بھی موقعہ ملا۔ اور جتنی اللہ کی زمین قبضہ میں آئی اس پر شریعت نافذ کریں گے صوبہ کنسٹر پر قبضہ ہوتے ہیں شریعت کا نفاذ کیا گیا۔

لیکن افسوس سے ہم اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ حزب اسلامی کے پاس الشیخ جمیل الرحمان کی نسبت کئی گناہ زیادہ علاقہ ہے۔ اور افغانستان کے اکثر حصے پر ان کا قبضہ ہے لیکن انہیں اسلام کے نفاذ کی توفیق نہ ہوئی۔ وہ علاقے جن پر آج نجیب کا قبضہ ہے اور وہ علاقے جن پر حکمت یار قابض ہے کوئی فرق نہیں؟ بلکہ حزب اسلامی نے ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت اس اسلامی ریاست کو بھی ختم کیا۔

جماعتہ الدعوۃ پر یہ بھی الزام لگایا گیا کہ یہ لوگ قبروں کو مسمار کر رہے ہیں اور مزاروں کی حرمت کے قائل نہیں ہیں دیکھنا یہ ہے کہ جب ہم مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور اسلامی حکومت کے قیام کیلئے کوشش کرتے ہیں۔ تو ہمارا ہر کام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کے مطابق ہونا چاہیئے اور اسلام کے نفاذ میں وہی طریق کار اپنانا چاہیئے جو آپ اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے اپنایا۔ ورنہ ہماری سب کوششیں بے کار اور رائیگاں جائیں گی۔

اسلامی حکومت کا پہلا اصول ہی یہی ہے کہ اس کی بنیاد عقیدہ توحید پر ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کے تصور کا ذرا مطالعہ کریں تو بات بالکل واضح ہو جاتی ہے آپ نے اپنے زیر تسلط علاقے پر کسی قبر اور بت پرستی کی جگہ کو نہیں چھوڑا بلکہ حضرت علیؓ کو اس کام پر مامور فرمایا اور حکم دیا کہ ہر اونچی قبر کو برابر اور ہر تصویر کو مٹا دو۔

اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ آپ نے اسلامی حکومت کے اندر اس بات کی کوئی گنجائش نہیں رکھی۔ کہ جو شخص چاہیئے قبر پرستی کرے یا بت پرستی کرے یا مزار بنا کر تجارت کرے۔ اور جو چاہے ان سے نفرت کرے۔ بلکہ آپ نے صاف واضح کر دیا کہ ایک ہی راستہ ہے کہ اسلامی ریاست کے اندر صرف ایک اللہ کی پرستش ہو گی۔ اس کے علاوہ سب بت کدے ختم کر دیئے جائیں۔ کیونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں دوزخی نہیں۔ اگر اسلامی حکومت قائم کر کے وہی قبر پرستی کرنی ہے وہی قبے اور مزار بنانے ہیں تو اس کے لئے عرصہ دراز سے جہاد کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ بلکہ یہ کام سیکولر حکومتوں میں باحسن طریق کیا جا سکتا ہے روسی تسلط میں بھی یہ کام ہو سکتا ہے اسلامی حکومت کا مقصد ہی اللہ کی حاکمیت کو منوانا ہے اگر اللہ کی حاکمیت کے ساتھ یہ قبر پرستی بھی رہے تو پھر یہ اسلامی حکومت نہ ہوئی!

دراصل حزب اسلامی اور دیگر جماعتوں کا نصب العین محض اقتدار پر قبضہ جمانا ہے یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں۔ ان کا ہدف بھی یہی ہے کہ نہ کسی کے مذہبی معاملات میں مداخلت کرو اور نہ ہی اسے اپنے معاملات پر مداخلت کا

حق دو؟ مگر جان لینا چاہیئے کہ یہ سراسر فراڈ اور دھوکہ ہے۔ ایسی حکومتیں چند دن سے زیادہ نہیں چل سکتی۔ اگر حزب اسلامی کے سامنے واضح مقاصد ہیں اور وہ اخلاص سے اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں اور اللہ کی زمین پر اللہ کا قانون نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ تو پھر بتایا جائے کہ الشیخ جمیل الرحمان کے خلاف سازش کیوں کی؟ کیا اس نے اسلامی حکومت قائم نہیں کی؟ کیا اس نے اللہ کا قانون نافذ نہیں کیا؟ کیا شیخ جمیل الرحمان کسی نئے اسلام کے دعویدار تھے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ دراصل حزب سلامی کا چہرہ بے نقاب ہو چکا ہے ان کے اصل اہداف واضح ہو گئے ہیں اس لئے اب اہل فکر و دانش اور عامۃ لناس بھی یہ سوچنے پر مجبور ہیں۔ کہ ان کے بارے میں اپنے سابقہ خیالات پر نظرثانی کریں۔ تاکہ جہاد اور اسلام کے نام پر لاکھوں انسانوں کا خون بہانے والے مزید کسی تباہی کا سبب نہ بنیں۔

جہاد افغان کے پہلے سالار مولانا جمیل الرحمن کی شہادت

یہ خبر انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی گئی۔ کہ جہاد افغان کے پہلے سالار اور صف اول کے مجاہد مولانا جمیل الرحمن امیر جماعۃ الدعوۃ کو مورخہ ۲۳ اگست بروز جمعہ ایک مصری عرب باشندہ نے نہایت مکاری اور فریب سے شہید کر ڈالا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

الشیخ جمیل الرحمن مرحوم وہ پہلے مجاہد ہیں۔ جنہوں نے روسی ظلم و استبداد کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ اور نہ صرف روسیوں اور کمیونسٹوں کے خلاف جہاد کیا۔ بلکہ عقیدہ توحید اور صحیح اسلامی فکر کی نشر و اشاعت کیلئے بھی مثالی کردار ادا